تربیت نصاب

جنوری تا دسمبر

2025

لجنہ اماء اللہ بیلجیئم

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡكَرِ

یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے

(29:46)

فہرست

- پیغام نیشنل سیکٹری تربیت
- جنوری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عبادت اور اعلیٰ اخلاق
- فروری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جلسہ یوم مصلح موعودؓ، رمضان سیمینار
- مارچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جلسہ یوم مسیح موعود
- اپریل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نماز کی فضیلت
- مئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جلسہ یوم خلافت
- جون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تلاوت قرآن کریم
- جولائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جلسہ سالانہ بیلجئیم
- اگست۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مضمون تیار کر کے پڑھیں
- ستمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آدابِ گفتگو
- اکتوبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جلسہ سیرت النبیؐ
- نومبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔قناعت اور سادگی
- دسمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خوشگوار عائلی زندگی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیغام نیشنل سیکٹری تربیت

پیاری بہنو،

امید کرتی ہوں کہ آپ بفضلِ تعالیٰ خیریت سے ہوں گی اور خدمتِ عمل میں مشغول بھی۔ انشاءاللہ۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کا حامی وناصر ہو اور بہترین رنگ میں خدمتِ دین کی توفیق دے آمین۔

آپ کی خدمت میں تربیتی نصاب برائے سال 2025 پیش کیا جارہا ہے۔ الحمدللہ۔ چونکہ ہم یہ سال نماز کے سال کے طور پر منا رہے ہیں اس لیے آپ سے درخواست ہے کہ ہر موقعہ پر لجنہ کو نماز اور قرآن کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ امسال تربیتی مجالس کو بہتر طرز پر منعقد کروانے میں مدد کے لیے ہر ٹاپک کے ساتھ کچھ مواد بھیجا جارہا ہے۔ آپ اس مواد کی مدد سے خود ایک مضمون تیار کرسکتے ہیں یا کوئی پریزنٹیشن بنا سکتے ہیں۔ اس کے بعد لجنہ کے ساتھ مل کر اس پر کم از کم 10 منٹ کے لیے ڈسکشن بھی کریں۔

اس سال کے دوران انشاءاللہ 3 ہفتہ تربیت بھی رکھے گئے ہیں جن کی پلاننگ آپ کو انشاءاللہ بھجوا دی جائے گی۔

اگر آپ کو شعبہ کے سلسلے میں کسی بھی قسم کی رہنمائی درکار ہو تو آپ نیشنل سیکریٹری تربیت سے رابطہ کر سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ پیارے حضور کے ارشادات کے مطابق ہم اپنے بہترین نمونے پیش کرنے والی ہوں۔ آمین

جنوری 2025

- اس ماہ ایک ہفتہ تربیت منایا جائے گا اور اس کی تفصیل آپکو بھیج دی جائے گی انشاء اللہ
- ہفتہ تربیت کے دوران جو لجنہ وقف عارضی کرنا چاہتی ہیں وہ وقف عارضی بھی کر سکتی ہیں اس سلسلے میں لجنہ کو توجہ بھی دلائیں۔

تربیتی کلاس۔ورکشاپ

ورکشاپ میں موضوع کے مطابق ڈسکشن کریں۔اس سلسلے میں آپ presentation بھی بنا سکتی ہیں۔کلاس سے پہلے لجنہ ممبرات کو ٹاپک کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ پہلے سے پوائنٹس تیار کر کے لائیں۔

عنوان

عبادات اور اعلیٰ اخلاق

اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا۔ جہاں مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور پھر اس سے بد اخلاقیاں بھی سرزد ہو رہی ہوں۔ عموماً بد اخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔ اسی لئے رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ **يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا**(الفرقان:64) یعنی زمین پر وہ نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں۔ اور جس انسان میں عاجزی ہو وہ نہ صرف جھگڑوں اور فسادوں سے بچتا ہے بلکہ صُلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے اور دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اور جب اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا بھی پیش نظر ہو اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اعلیٰ اخلاق کے ساتھ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ہی یہ کیفیت جو ہے وہ حقیقی مومن کی کیفیت ہوتی ہے۔ گویا حقیقی مومن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

” نمازوں کے بارے میں جب اللہ تعالیٰ مومن کو کہتا ہے کہ یہ تم پر فرض ہیں انہیں ادا کرو تو ساتھ ہی بہت سی سہولتیں بھی دے دیں۔ مثلاً جو کسی وجہ سے کھڑا ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اسے کہہ دیا کہ بیٹھ کر پڑھ لو۔ اور جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا بعض بیماریوں کی وجہ سے، کمزوری کی وجہ سے کیونکہ بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے تو اسے کہہ دیا کہ لیٹ کر پڑھ لو۔ پھر لیٹنے میں بھی کوئی شرط نہیں ہے کہ کسی خاص انداز میں لیٹنا ہے۔ جس طرح انسان لیٹا ہوا ہے وہیں نماز پڑھ سکتا ہے۔ بیمار ہے کمزور ہے، سفر یا اور کوئی وقتی مجبوری ہے تو کہہ دیا کہ قصر کر لو، جمع کر لو۔ پس کوئی شخص اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے یہ کہہ ہی نہیں سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں بلکہ ایسے لوگ جو اس قسم کے کام کرتے ہوں جن میں بظاہر ان کے کپڑے گندے ہوئے ہوں ان کو بھی یہی حکم ہے کہ اگر صاف کپڑے نہیں ہیں تو جیسے بھی پہنے ہوئے ہیں ان میں ہی نماز پڑھ لو لیکن نماز ضرور پڑھو۔ اسی طرح اگر پانی نہیں ہے تو پھر وضو کی بجائے تیمم کر لو۔ غرض کہ کوئی عقلمند کسی کا یہ بہانہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ نماز پڑھنا اس کے لئے ممکن نہیں ہے۔ جب تک ہوش و حواس قائم ہیں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ پس نماز کے بارے میں یہ کہنا کہ بعض حالات میں ہمارے لئے ناممکن ہے یہ انتہائی غلط بات ہے۔ بہت سے لوگوں سے پوچھو تو مختلف قسم کے بہانے بناتے رہتے ہیں۔ ایسے لوگ ایسے بہانے کر کے ایمان سے دور ہٹ رہے ہوتے ہیں۔ پس اس طرف ہم میں سے ہر ایک کو توجہ دینی چاہئے۔۔۔۔۔۔۔

بہر حال انسان کو سوچنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض تو طبیعت پر جبر کر کے بھی اگر ادا کرنے پڑیں تو ادا کرنے چاہئیں۔ کجا یہ کہ سہولتوں کے باوجود یہ ادا نہ کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے جب صحت دی ہے تو صحت کا شکرانہ بھی خدا تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ حق عبادت سے ادا ہوتا ہے۔ صحت کی حالت کے شکرانے کے طور پر عبادتیں بجالانے کی ضرورت ہے، نمازوں کی ادائیگی کی ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ دینے کی ہمیں بہت زیادہ کوشش کرنی چاہئے اس کے بغیر ہمارا ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں یعنی اچھے اخلاق۔ اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بہت بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ ایک مومن کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ ہمیشہ سچائی پر قائم رہے اور جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ اگر جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو۔ لیکن عملاً ہم دنیا میں کیا دیکھتے ہیں کہ مختلف موقعوں پر جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ میرا ارادہ تو نہیں تھا لیکن غلطی سے میرے منہ سے جھوٹ نکل گیا۔ اسائلم کے لئے یہاں درخواستیں دیتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں وہ تو میرے منہ سے فلاں بات غلطی سے نکل گئی۔ میرا ارادہ نہیں تھا۔ لیکن اگر عادت نہ ہو تو غلطی سے بھی بات نہیں نکلا کرتی۔“

(انتخاب از خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۴ء)

ان پوائنٹس کو ڈسکشن میں شامل کریں۔ان کے علاوہ آپ اور پوائنٹس بھی شامل کر سکتی ہیں،خاص طور پر سٹوڈنٹ لجنہ کو ڈسکشن میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

- عبادات کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کس طرح اپنائے جاسکتے ہیں؟
- تکبر ہماری روزمرہ زندگیوں میں کیا منفی اثر ڈالتا ہے؟ ہم اپنے آپ کو تکبر سے کیسے دور رکھ سکتے ہیں؟
- ہم اپنے اردگرد کس طرح اچھے اخلاق کا مظاہرہ کر سکتے ہیں جیسے کہ گھر میں،اسکول آفس یا جماعتی پروگرامز میں۔ وغیرہ وغیرہ

فروری 2025

- اس ماہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کروائیں،اور رمضان سیمینار منعقد کیا جائے۔

مارچ 2025

- اس ماہ یوم مسیح موعودؑ بھرپور طریقے سے منعقد کروائیں۔

اپریل 2025

تربیتی کلاس۔ ورکشاپ

ورکشاپ میں موضوع کے مطابق ڈسکشن کریں۔ اس سلسلے میں آپ presentation بھی بنا سکتی ہیں۔ کلاس سے پہلے لجنہ ممبرات کو ٹاپک کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ پہلے سے پوائنٹس تیار کر کے لائیں۔

عنوان

نماز کی فضیلت

قرآن شریف میں انسانی تخلیق کا مقصد عبادت بیان کیا گیا ہے۔ عبادت کی ایک بہترین صورت روزمرہ پانچ نمازیں ہیں جو تقویٰ و طہارت کی شرائط کے ساتھ باجماعت ادا کرنے کا حکم ہے۔ نماز کی ایک اہم شرط خشوع و خضوع و حضور قلب زیر موضوع ہے۔

رسول کریم ﷺ نے نماز کو دین کا ستون قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان للبیهقی جزء۴ صفحه۳۰۰) اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔ (المعجم الاوسط للطبرانی جزء۳ صفحه۳۴۳)

اللہ تعالیٰ نمازوں میں خشوع و خضوع کرنے والے مومنوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ اصل فلاح اور کامیابی کا سہرا انہی کے سر ہے۔ (المومنون:۳)

رسول اللہ ﷺ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ”جس مسلمان نے بھی فرض نماز کا وقت پایا، اچھی طرح وضو کیا، پھر خشوع و خضوع کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جائے گی، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔“ (مسلم کتاب الطهارة بَابُ فَضْلِ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ عَقِبَهُ)

رسول کریم ﷺ نے احسان یعنی اعلیٰ درجہ کی نیکی کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ تم نماز ایسے پڑھو گویا کہ خدا کو دیکھ رہے ہو اور اگر ایسا نہیں تو وہ خدا تو تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ (بخاری کتاب الایمان بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الإِيمَانِ، وَالإِسْلاَمِ، وَالإِحْسَانِ، وَعِلْمِ السَّاعَةِ)

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ الوداع کرنے والے کی طرح (اداسی اور غم والی) نماز ایسے پڑھو گویا کہ وہ تمہاری آخری اور الوداعی نماز ہے۔(المعجم الاوسط جزء۴ صفحہ۳۵۸)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار اور درود شریف۔ تمام وظائف کا مجموعہ یہی نماز ہے لوگ پوچھتے ہیں کوئی وظیفہ سب سے بڑا وظیفہ نماز ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان ہوتی ہے، انسان استغفار بھی کرتا ہے، درود شریف بھی پڑھتا ہے اور یہی چیزیں ایسی ہیں جو دعاؤں کی قبولیت کا نشان دکھانے والی ہیں، وجہ بننے والی ہیں... اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں۔ اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرہ بھی غم پہنچتا تو آپ دعا کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اس لئے فرمایا اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:۲۹) اطمینان، سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔" (الحکم جلد ۷ مورخہ ۳۱ر مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۹)

ان پوائنٹس کو ڈسکشن میں شامل کریں۔ ان کے علاوہ آپ اور پوائنٹس بھی شامل کر سکتی ہیں، خاص طور پر سٹوڈنٹ لجنہ کو ڈسکشن میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

- نماز میں مستقل مزاجی کیسے پیدا کی جائے؟
- بچوں اور باقی اہل کو نماز کی طرف کیسے توجہ دلائی جائے؟
- گھروں میں دینی ماحول کیسے پیدا کیا جائے؟ وغیرہ وغیرہ

مئی 2025

- **اس مہینہ میں بھرپور طریقے سے جلسہ یوم خلافت منعقد کریں۔**
- **اس ماہ کے دوران ہفتہ تربیت منایا جائے گا۔ انشاء اللہ**

ہفتہ تربیت کے دوران جو لجنہ وقف عارضی کرنا چاہتی ہیں وہ وقف عارضی بھی کر سکتی ہیں اس سلسلے میں لجنہ کو توجہ بھی دلائیں۔

جون 2025

تربیتی کلاس۔ ورکشاپ

ورکشاپ میں موضوع کے مطابق ڈسکشن کریں۔ اس سلسلے میں آپ presentation بھی بنا سکتی ہیں۔ کلاس سے پہلے لجنہ ممبرات کو ٹاپک کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ پہلے سے پوائنٹس تیار کر کے لائیں۔

عنوان

تلاوت قرآن کریم

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو اس کے پڑھنے کی وجہ سے ایک نیکی ملے گی اور اس ایک نیکی کی وجہ سے دس اَور نیکیاں ملیں گی۔ پھر فرمایا: مَیں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔

(ترمذی کتاب فضائل القرآن باب ماجاء فی من قرأ حرفا من القرآن)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:...جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ اس کا تکرار کرتے (یعنی درس دیتے) ہیں تو ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت (تسکین ورحمت) نازل ہوتی ہے، رحمت انہیں ڈھانک لیتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان فرشتوں میں ان کا ذکر فرماتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الذکروالدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

”سمجھ کر قرآن کریم کی تلاوت ہونی چاہئے۔ قرآن کریم کا ادب بھی یہی ہے کہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ اگر اچھی طرح ترجمہ آتا بھی ہو تب بھی سمجھ کر، ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کا حق ادا کرتے ہوئے پڑھنا چاہئے تاکہ ذِہن اس حسین تعلیم سے مزید روشن ہو.... جتنی بھی سمجھ ہے، بعض تو بڑے واضح احکام ہیں، سمجھنے کے بعد ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کسی بھی اچھی بات کا یا نصیحت کا فائدہ تبھی ہو سکتا ہے جب وہ نصیحت پڑھ یا سن کر اس پر عمل کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہو گی۔ کیونکہ تلاوت کا ایک مطلب پیروی اور عمل کرنا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرما دیا ہے کہ یہ قرآن میں نے تمہارے لئے، ہر اس شخص کے لئے جو تمام نیکیوں اور اچھے اعمال کے معیار حاصل کرنا چاہتا ہے اس قرآن کریم میں یہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے

تمام اصول اور ضابطے مہیا کر دیئے ہیں۔ ہر قسم کے آدمی کے لئے، ہر قسم کی استعداد رکھنے والے کے لئے، اور نہ صرف یہ کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کسی خاص آدمی کے لئے نہیں رکھے ہیں بلکہ ہر طبقے اور ہر معیار کے آدمی کے لئے رکھے ہیں۔ اور اس میں ہر آدمی کے لئے نصیحت ہے وہ اپنی استعداد کے مطابق سمجھ لے۔ فرمایا کہ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:18)۔ اور یقیناً ہم نے قرآن کو نصیحت کی خاطر آسان بنا دیا ہے۔ پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا؟ اب یہ ہمارے پر ہے کہ ہم اس تعلیم کو کس حد تک اپنے اوپر لاگو کرتے ہیں اور اس کی تعلیمات سے نصیحت پکڑتے ہیں۔ پس آج ہر احمدی کا فرض ہے کہ ... اس نصیحت سے پُر کلام کو، جیسا کہ ہمیں اس کے زیادہ سے زیادہ پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، اپنی زندگیوں پر لاگو بھی کریں۔ اس کے ہر حکم پر جس کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کریں۔ اور جن باتوں کی مناہی کی گئی ہے، جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے رکیں، ان سے بچیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۱/ اکتوبر ۲۰۰۵ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۱/ نومبر ۲۰۰۵ء)

ان پوائنٹس کو ڈسکشن میں شامل کریں۔ ان کے علاوہ آپ اور پوائینٹس بھی شامل کر سکتی ہیں، خاص طور پر سٹوڈنٹ لجنہ کو ڈسکشن میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

- بچوں میں تلاوت قرآن کریم کی عادت کیسے ڈالی جائے؟
- قرآن کریم کو سمجھ کر کیسے پڑھا جا سکتا ہے؟
- بچوں کو قرآن کریم کی اہمیت کے بارے میں کس طرح سے بتایا جا سکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ

جولائی 2025

جلسہ سالانہ کی اہمیت اور اس میں شامل ہونے کے آداب

حضرت مسیحِ موعودؑ جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے فرماتے ہیں۔

”ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے۔ اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے۔ اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے۔ اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو“۔

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۳۴۲)

جلسہ میں شامل ہونے کے لیے کچھ باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ جلسہ کے مقاصد کو حاصل کیا جاسکے اور اس کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے۔

ذکرِ الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں:

ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے میں اپنا وقت گزاریں اور التزام کے ساتھ نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن ہو اور وقار ہو۔ تلخ گفتگو آپ کو بھی تکلیف دیتی ہے اور جس دل پر جا کے پڑتی ہے اس کو بھی تکلیف دیتی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ دل سے تلخی کو نہ اٹھنے دیں۔ اگر تلخی ہے اور مجبوری ہے تو اس کو دبا جائیں خدا کی خاطر صبر اختیار کریں تو اس سے انشاء اللہ آپ بھی پاک صاف رہیں گے اور آپ کا ماحول بھی پاک صاف رہے گا۔ جلسہ کی کارروائی وقار کے ساتھ سننی چاہئے۔

عبادت کو اہمیت دیں:

عبادت کو ترجیح دیں، عبادت کو اہمیت دیں۔ جلسہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا کے بندے خدا کے ہو جائیں جو عبادت کے بغیر ممکن نہیں۔

سلام کو رواج دیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ''اَفْشُوا السَّلَامَ'' سلام نشر کرو۔ سلام کہنے سے دو باتیں پیش نظر رہیں گی۔ ایک تو یہ کہ آپ ہر آنے والے کی عزت کر رہے ہونگے۔ دوسرا یہ کہ سلام کہہ کر آپ اس کو مطمئن کر رہے ہوں گے کہ آپ کی طرف سے اسے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ آپ کی طرف سے وہ یقیناً امن کی حالت میں رہے گا۔ پس ان دونوں باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے سلام پھیلانے کی عادت ڈالیں۔

پردہ کا اہتمام کریں:

پردہ کا التزام کریں۔ باحیا لباس پہنیں اور چلنے پھرنے میں بھی سلیقہ ملحوظِ نظر رکھیں۔

اسی طرح وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔ جلسہ کی تقریروں کے دوران باہر کھڑے ہو کر آپس میں باتیں نہ کریں۔ صفائی کا خیال رکھیں، مسجد، رہائش گاہ، جلسہ گاہ اور سارا ماحول صاف ستھرا رکھنے میں تعاون فرمائیں۔ غسل خانوں کی صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

اگست 2025

اس ماہ اپنی مجلس کی ضرورت کے حساب سے کوئی مضمون تیار کر کے پڑھیں۔

ستمبر 2025

تربیتی کلاس۔ ورکشاپ

ورکشاپ میں موضوع کے مطابق ڈسکشن کریں۔ اس سلسلے میں آپ presentation بھی بنا سکتی ہیں۔ کلاس سے پہلے لجنہ ممبرات کو اس کے بارے میں بتائیں تا کہ وہ پہلے سے پوائنٹ تیار کر کے لائیں۔

عنوان

آداب گفتگو

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ **وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا** (البقرۃ ۸۴)

اور تمہیں چاہیے کہ مخلوقِ خدا سے ہمیشہ احسن طریق پر اور اچھے انداز سے بات کرو۔

ساری دنیا میں ایک ہی مذہب ایسا ہے جس کی تعلیم اپنی ذات میں سب سے خوبصورت اور کامل ہے اور دین (حق) ہی وہ واحد مذہب ہے کہ جس نے زندگی کے تمام چھوٹے بڑے مراحل میں ہمیں ہدایت سے نوازا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم قرآن کریم کو غور و فکر سے پڑھا کریں۔ اور اَحکام الٰہی پر کاربند رہنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی مقامات پر گفتگو کے اعلیٰ اور باوقار معیار کا طریق اور اسے قائم رکھنے کی نصیحت فرمائی ہے جس کا سب سے بڑھ کر زندہ اور دلکش نمونہ ہمیں افضل الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ مبارکہ میں ملتا ہے۔ آپؐ بہت لطافت سے اور ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے تھے۔ اور کوئی لفظ بھی بے مقصد نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ آپ کی گفتگو کے متعلق کہتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے کبھی فحش گوئی یا بدکلامی نہیں کی۔ (بخاری کتاب الادب)

آپؐ کی گفتگو میں محبت اور مزاح کا رنگ بھی شامل تھا لیکن کبھی بھی آپ نے ایسے الفاظ کا انتخاب نہیں فرمایا جس سے کسی کا دل دکھے اور رنج پہنچے۔

آپؐ فرماتے ہیں۔ "مومن فحش بکنے والا بدزبان اور بدگو نہیں ہوتا۔" (ترمذی ابواب البروالصلۃ)

یہ بات بالکل سچ ہے کہ ہماری زبان کا اثر ہمارے اخلاق پر بہت گہرا پڑتا ہے۔ اس لئے کبھی گالی گلوچ اور لغو باتوں کے قریب بھی نہیں جانا چاہئیے اور نہ ہی کسی کو بُرے القاب سے پکارنا چاہئے۔ بلکہ چاہئیے کہ ہمیشہ استغفار کریں اور رب کریم سے اس کی رحمت اور بخشش کے امیدوار ہوں ہماری گفتگو ہمیشہ سچ سے مزین ہو اور جھوٹ سے الگ رہے۔ اور غیبت سے کلیتاً بیزار رہوں۔

ان پوائنٹس کو ڈسکشن میں شامل کریں۔ان کے علاوہ آپ اور پوائنٹس بھی شامل کر سکتی ہیں،خاص طور پر سٹوڈنٹ لجنہ کو ڈسکشن میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

• کسی سے بات کرتے ہوئے ہمارے الفاظ کا چناؤ کیا اہمیت رکھتا ہے ؟اور ہم کیسے بہترین الفاظ چن سکتے ہیں ؟
• مجالس میں ہم اپنی زبان سے کس طرح دوسروں کی دل آزاری کا باعث بن سکتے ہیں جس کا ہمیں دھیان رکھنا چاہیے۔ڈسکس کریں
• بڑوں کی عزت اور چھوٹوں سے شفقت سے کیا مراد ہے اور اس سلسلے میں اندازِ گفتگو کی کیا اہمیت ہے ؟وغیرہ

اکتوبر 2025

- **اس ماہ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جائے۔**
- **اس ماہ ہفتہ تربیت منایا جائے گا۔**

ہفتہ تربیت کے دوران جو لجنہ وقف عارضی کرنا چاہتی ہیں وہ وقف عارضی بھی کر سکتی ہیں اس سلسلے میں لجنہ کو توجہ بھی دلائیں۔

نومبر 2025

تربیتی کلاس۔ ورکشاپ

ورکشاپ میں موضوع کے مطابق ڈسکشن کریں۔ اس سلسلے میں آپ presentation بھی بنا سکتی ہیں۔ کلاس سے پہلے لجنہ ممبرات کو اس کے بارے میں بتائیں تا کہ وہ پہلے سے پوائنٹس تیار کر کے لائیں۔

عنوان۔

قناعت اور سادگی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

”ان حالات میں خاص طور پر احمدیوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہر طبقہ کے احمدی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ قناعت اور سادگی کو اپنائیں۔ تو دین کی خدمت کے مواقع بھی میسر آئیں گے، دین کی خاطر مالی قربانی کی بھی توفیق ملے گی، اپنے ضرورت مند بھائیوں کی خدمت کی بھی توفیق ملے گی، ان کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بھی توفیق ملے گی اور دنیا کے کاموں میں فنا ہونے سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی عبادات بجالانے کی بھی توفیق ملے گی۔ اور آخر کو انسان نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی حاضر ہونا ہے، اسی طرح زندگی چلتی ہے۔ ایک دن اس دنیا کو چھوڑنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہی بہترین جگہ ہے اور یہ بہترین جگہ اس وقت حاصل ہوگی جب دنیاداری کو چھوڑ کر میری رضا کے حصول کی کوشش کرو گے اور میرے احکامات پر عمل کرو گے۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ۔ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ۔ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ** (العنکبوت:۶۵)۔ یعنی اور یہ دنیا کی زندگی غفلت اور کھیل تماشے کے سوا کچھ بھی نہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ہی دراصل حقیقی زندگی ہے کاش کہ وہ جانتے۔

فرمایا کہ مومنوں کو چاہئے کہ اس دنیا کی زندگی اور اس کی چکا چوند ہی اپنی زندگی کا مقصد نہ سمجھ لیں۔ یہ تو کافروں کا کام ہے کہ اس دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں۔ مومن کا کام یہ ہے کہ اصل مقصود اس کا اللہ تعالیٰ کی رضا ہو۔ نہ کہ دنیا کے پیچھے دوڑنا۔ اور جب تک انسان میں قناعت پیدا نہ ہو، سادگی پیدا نہ ہو وہ ہمیشہ مالی لحاظ سے اپنے سے بہتر کو دیکھ کر بے چین ہو جاتا ہے۔ اگر قناعت ہوگی تو اس کو کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوگی کہ فلاں کے پاس کیا ہے اور کیا نہیں ہے۔ بلکہ وہ اس بات پر عمل کرے گا کہ نیکیوں میں اپنے سے بہتر کو دیکھو اور رشک کرو اور پھر نیکیوں میں آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور ہمیشہ یہ سامنے رہے گا کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور مرنے کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی کوشش کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو

ہمارے لئے چاہتا ہے کہ ہم اس کے احکامات پر عمل کر کے اس کا قرب حاصل کریں۔ بار بار اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے۔ یہاں بھی یہی کہا کہ کاش تم جانتے کہ دنیا کی طرف بڑھ کر کس تباہی کی طرف تم جارہے ہو۔ دنیا کی سہولیات اور چیزیں خدا نے پیدا کی ہیں ان سے فائدہ اٹھانا کوئی گناہ نہیں، بلکہ ضرور اٹھانا چاہئے۔ لیکن اس کو حاصل کرنے کے لئے غلط راستے اپنانا، جو کچھ اپنے پاس ہے اس پر قناعت نہ کرنا اور دوسرے سے حسد کرنا، اپنی زندگی کو سادہ بنا کر اپنے اخراجات کو کنٹرول کر کے دین کی ضروریات کے لئے قربانی نہ دینا برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال برائی نہیں ہے بلکہ وہ سوچ جس کے تحت بعض ایسے کام کئے جاتے ہیں وہ برائی ہے۔ اور ہر احمدی کو بہر حال اس سے بچنا چاہئے۔

بعض لوگ لازمی چندہ جات یا وعدہ والے چندوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں لیکن اپنی خواہشات کو کم نہیں کرتے۔ اگر قناعت اور سادگی ہوگی تو چندوں کے بوجھ کو کبھی بھی محسوس نہیں کرے گا۔ تو ہر احمدی کو ہمیشہ قناعت اور سادگی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اگر یہ پیدا ہو جائے تو ہم بہت سی برائیوں سے بچ سکتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہمارے پاس رقم بھی موجود ہو جائے گی، ہمارے دل بھی وسیع ہو جائیں گے۔“

خطبہ جمعہ ۳۰/اپریل ۲۰۰۴ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۴/مئی ۲۰۰۴ء

ان پوائنٹس کو ڈسکشن میں شامل کریں۔ ان کے علاوہ آپ اور پوائینٹس بھی شامل کر سکتی ہیں، خاص طور پر سٹوڈنٹ لجنہ کو ڈسکشن میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

- قناعت سے کیا مراد ہے؟
- سادہ زندگی گزارنے کے لئے ہم کیا کوشش کر سکتے ہیں اور اس کے کیا مثبت اثرات ہماری زندگیوں میں پڑتے ہیں؟
- خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اور جماعتی چندہ جات ہمارے اوپر بوجھ ہیں؟
- ہم جماعتی چندہ جات کیوں دیتے ہیں؟

دسمبر 2025

تربیتی کلاس۔ ورکشاپ

ورکشاپ میں موضوع کے مطابق ڈسکشن کریں۔ اس سلسے میں آپ presentation بھی بنا سکتی ہیں۔ کلاس سے پہلے لجنہ ممبرات کو اس کے بارے میں بتائیں تاکہ وہ پہلے سے پوائنٹ تیار کر کے لائیں۔

عنوان

خوشگوار عائلی زندگی

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ترجمہ: اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس میں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف تسکین (حاصل کرنے) کے لیے جاؤ اور اس نے تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ (سورۃ الروم آیت 22)

شوہر کی اطاعت اور فرمانبرداری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین رفیقہ حیات وہ ہے "جس کی طرف دیکھنے سے طبیعت خوش ہو۔ مرد جس کام کے کرنے کے لیے کہے اُسے بجالائے اور جس بات کو اُس کا خاوند ناپسند کرے اُس سے بچے"۔

نسائی بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوٰۃ "حدیقۃ الصالحین" حدیث 354 صفحہ 390-391 ایڈیشن 2006ء

اس بات کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح فرمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ "عورت پر اپنے خاوند کی فرمانبرداری فرض ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر عورت کو اس کا خاوند کہے کہ یہ ڈھیر اینٹوں کا اٹھا کر وہاں رکھ دے اور جب وہ عورت اس بڑے اینٹوں کے انبار کو دوسری جگہ پر رکھ دے تو پھر اس کا خاوند اس کو کہے کہ پھر اس کو اصل جگہ پر رکھ دے تو اس عورت کو چاہیے کہ چون وچرا نہ کرے بلکہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ "پس جب شادی ہو گئی تو اب

شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کریں، نیک سلوک کریں، ایک دوسرے کو سمجھیں اور اللہ کا تقویٰ اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اللہ کی بات مانتے ہوئے ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کرو گے تو بظاہر ناپسندیدگی، پسند میں بدل سکتی ہے اور تم اس رشتے سے بھلائی اور خیر پا سکتے ہو۔ کیونکہ تمہیں غیب کا علم نہیں اور اللہ تعالیٰ غیب کا علم رکھتا ہے۔ اور سب قدرتوں کا مالک ہے وہ تمہارے لیے اس میں بھلائی اور خیر پیدا کر دے گا۔"

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے خاندان کی بچیوں کو شروع سے حضرت خلیفہ اولؓ کی بتائی ہوئی نصیب کی دعا کرنے کی عادت ڈلوادی تھی چنانچہ صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب کی اہلیہ نصرت صاحبہ اپنے شہید شوہر کی یاد میں اپنے مضمون میں لکھتی ہیں "بچپن میں امی سے سنتے آئے تھے کہ بڑی پھوپھی جان (حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ) فرمایا کرتی تھیں کہ لڑکی کو چھوٹی عمر سے اپنے نیک نصیب کے لیے دعا مانگنی چاہیے۔ اس لیے تم لوگ بھی اپنے لیے دعا مانگا کرو۔ میں نے اپنے نیک نصیب کے لیے دعا مانگنے کے ساتھ یہ دعا بھی شامل کی کہ یا اللہ میرے ہم عمروں میں جو تجھے سب سے پیارا ہو اس سے میرا نصیب باندھنا، اور جب قادر کی شہادت کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع (رحمہ اللہ تعالیٰ) نے روتے ہوئے، فون پر مجھے یہ فرمایا کہ "نچھو اللہ میاں نے اپنے گلشن کا سب سے خوبصورت پھول چن لیا ہے" تو چند دن بعد میری توجہ حضور کی اس بات کے ساتھ اپنی اس دعا کی طرف گئی اور میں نے سوچا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری دعا کو قبول فرمالیا، محض اس کی عطا ہے ورنہ ہم کس قابل ہیں۔" (سیرت وسوانح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صفحہ 258,259 شائع کردہ لجنہ اماء اللہ بھارت)

میاں بیوی کو ہر دن خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہیے۔ تقویٰ اور قولِ سدید اختیار کیے رکھیں۔ آپس میں نرمی اور حسنِ سلوک، اعلیٰ اخلاق اور خوفِ خدا دل میں پیدا کیے رکھیں۔ اناؤں کے جال میں کبھی نہ پھنسیں۔ قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم سے دور نہ ہٹیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھیں اور احترام کریں اور رشتوں کی مضبوطی کے لیے تہجد اور نمازوں میں

دعائیں بھی کرتے رہیں۔ یہی بات ہے جو ہمیں اپنے خدا کی خوشنودی کے حصول میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے اور ہم اپنے گھروں کو جنت نظیر بنا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

ان پوائنٹس کو ڈسکشن میں شامل کریں۔ ان کے علاوہ آپ اور پوائینٹس بھی شامل کر سکتی ہیں، خاص طور پر سٹوڈنٹ لجنہ کو ڈسکشن میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

- بیویوں کے حقوق و فرائض سے کیا مراد ہے؟ اس پر ڈسکشن کریں۔
- میاں بیوی ایک دوسرے کے رشتے داروں سے کیسے اچھا سلوک رکھ سکتے ہیں؟
- میاں بیوی کا رشتہ اعتماد کا رشتہ ہے اس اعتماد کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں کیا کوشش کرنی چاہیئے؟
- میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں اس سے کیا مراد ہے؟